مولانا قاری محمد شاہد العابدین مطیب

ماہِ صفر اور تیرہ تیزی و رسومات و بدعات

﴿عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ما من نبی بعثه الله فی امته قبلی الا کان فی امته حواریون واصحاب یاخذون بسنته ویقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یومرون فمن جاهدهم بیده فهو مومن ومن جاهدهم بلسانه فهو مومن ومن جاهدهم بقلبه فهو مومن ولیس وراء ذالک من الایمان حبة خردل﴾ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی اپنی امت میں بھیجا تو اس کے ساتھی اور حواری ہوتے جو اس کی سنت کو اپناتے اور اس کے احکام کی پیروی کرتے پھر اس کے بعد ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوتے۔ جو وہ باتیں کہتے جو نہیں کرتے اور وہ کام کرتے جن کے کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ پس جو شخص ان سے اپنے ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے ساتھ زبان کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

اب ماہِ صفر ہی کو لیجئے۔ اس امت مرحومہ نے کیسی کیسی خرافات اس میں ایجاد کر لی ہیں اور کیسی کیسی بدعات و محدثات اختیار کر رکھی ہیں۔ مثلاً ماہِ صفر میں شادی' کی تقریب وغیرہ خوشیوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اسی ماہ بعض لوگ اپنی دکانیں' کارخانے اور کاروبار کی تعطیل کرتے ہیں۔ مٹھائی کی ٹوکریاں تقسیم کرتے' نوکروں اور ملازمین کو چادریں وغیرہ بانٹتے ہیں۔ جن کی نہ کوئی اصل ہے' نہ بنیاد۔ شریعت سے جن کا ثبوت ہے نہ سند۔ قران وسنت سے جن کی کوئی دلیل ہے نہ حجت بس۔ ﴿ان یتبعون الا الظن وما تهوی الانفس﴾ وہم و گمان کی پیروی اور خواہشات نفسانی کی تقلید۔

بعض مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ صفر کا مہینہ خصوصاً اس کے شروع کے تیرہ دن منحوس اور بے برکتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) اسی وجہ سے ان کا نام تیرہ تیزی رکھا ہوا ہے۔ اسی خیال کی وجہ سے وہ اس مہینے میں کوئی نیا کام شادی بیاہ اور دیگر خوشی کی تقریبات

سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان کو یہ وہم ہوتا ہے کہ (نعوذ باللہ) کہیں اس ماہ کی نحوست وشؤم اور اس کے ابتدائی تیرہ دنوں کی تیزی کے سبب ان کے کام بگڑ نہ جائیں۔ کفار مکہ بھی اس ماہ کو منحوس خیال کرتے تھے۔ حالانکہ اس قسم کے جملہ معتقدات اعتقادات وعملیات اور فاسد خیالات کی صاف اور صریح تردید شریعت مطہرہ میں ہے اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی کی ہے۔

اصح الکتب بعد کتاب اللہ تعالیٰ صحیح بخاری میں علامہ دوراں فقیہ زماں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ مروی ہیں۔

﴿عن ابی هریره رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا عدوی ولا هامة ولا صفد کذا﴾(فی المشکوٰۃ)

اسی حدیث شریف کے تحت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نور عرفان تقویۃ الایمان میں فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگتی ہے اور نہ کسی مردہ کی کھوپڑی سے اُلّو نکلتا ہے اور نہ ہی صفر (کی نحوست) کوئی چیز ہے۔ عرب کے جاہلوں میں بھی یہ مشہور تھا کہ جس کو ایسا مرض پیدا ہو جاوے کہ کھاتا چلا جاوے اور پیٹ نہ بھرے جس کو حکیم جوع الکلب کہتے ہیں، سو اس کے پیٹ میں کوئی بھوت بلا گھس جاتی ہے کہ وہی کھاتی چلی جاتی ہے۔ اس کو صفر کہتے ہیں۔

سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے۔ کچھ بھوت بلا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بات کہنی کہ تیرہ دن صفر کے نامبارک ہیں۔ ان میں کچھ بلائیں اترتی ہیں۔ اسی پر ان دنوں کا نام تیرہ تیزی رکھنا کہ ان کی تیزی سے کچھ کام بگڑ جاتا ہے اور اسی طرح کسی مہینہ کو یا دن یا تاریخ کو نامبارک سمجھنا یہ سب شرک وبدعات کی رسمیں ہیں۔

بعض مسلمان اس مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی نیاز کی گھنگھنیاں تقسیم کرتے ہیں۔ حالانکہ شرعاً اللہ کی ذات کے علاوہ کسی کے بھی نام کی نذر و نیاز کرنا جائز نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿لا نذر الا فیما ابتغی به وجه الله﴾ (مشکوٰۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی نذر و نیاز کرنی خواہ نبی ہو یا ولی حرام ہے۔ بلکہ ایسی نذروں کا سرانجام دینا بھی حرام ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں حدیث شریف ہے((لا وفاء لنذر فی معصیة الله)) یعنی جو نذر و نیاز اللہ رب العالمین کی نافرمانی کی ہو اسے پورا کرنا حرام ہے۔ پس ان جملہ عبادات سے بخوبی واضح ہوگیا کہ ماہِ صفر میں بجائے خالق پرستی کے مخلوق پرستی یعنی بجائے رب العالمین کے رحمۃ اللعالمین محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز کی گھنگھنیاں تقسیم کرنا یا کھانا کھلانا حرام ہے حالانکہ یہ عین شرک اور صریح شیطان کی تابعداری ہے جو چیز غیر اللہ کے نام کی ہو وہ بالاتفاق قطعاً حرام اور ما أهل به لغیر الله میں داخل ہے۔

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54...

بعض مسلمان اس ماہ صفر کے آخری بدھ کو اپنی دکانیں، کارخانے اور کاروبار کی تعطیل کرتے ہیں۔ نہ معلوم کہاں سے اور کیونکر ان لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ صفر کے مہینے میں آخری بدھ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری سے صحت یاب ہوکر سیرو تفریح کیلئے باہر نکلے تھے۔ حالانکہ یہ ایک لغو اور بے سروپا بات ہے، نہ اس کی سند حدیث میں ہے نہ تاریخ میں، نہ سیرت میں اور نہ ہی کسی معتبر عالم کی کتاب میں۔ اس کے برعکس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں جو معتبر دمستند کتابیں لکھی گئی ہیں، ان میں تو یہ ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ آخری بیماری جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحتیاب نہ ہو سکے اس میں شدت ماہِ صفر کے آخری بدھ ہی سے پیدا ہوئی تھی۔ (چنانچہ طبقات ابن سعد اور فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے)

﴿اشتد مرض رسول الله في يوم الا ربعاء لثمان بقين من صفر﴾

مرض کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے فرمایا:

﴿هر يقوا علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي اعهد الى الناس﴾ (صحیح بخاری)

کہ مجھ پر ایسی سات مشکیں پانی سے بھری ہوئی انڈیلو جن کے بندھن کھولے نہ گئے ہوں۔ (یعنی جن کا پانی ذرا بھی کم نہ ہوا ہو) تا کہ میں لوگوں سے آخری بار خطاب کرسکوں۔

آخر اسی کرب والم کے عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ۲۰/۱۹ روز مبتلا رہنے کے بعد ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تاریخ کی اس حقیقت کو سامنے رکھ کر خدا را غور کیجئے کہ شیطان نے لوگوں کو گمراہی کے کس عمیق گڑھے میں لے جا کر گرایا ہے۔ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض الموت کا حملہ ہونا ہے، ٹھیک اسی دن بعض نام نہاد مسلمان خوشیاں مناتے ہیں۔

آہ! آج مسلمانوں نے کلمہ طیبہ کی کچھ لاج نہیں رکھی۔ دن بھر میں خواہ سینکڑوں دفعہ بلکہ ہزاروں دفعہ زبان سے پڑھ لیں مگر اس کے معنی، مطلب سے کچھ سروکار نہیں۔ لا الہ الا اللہ کا تو یہ معنی ہے۔ نہیں ہے کوئی نذر و نیاز کرنے کے لائق نہیں ہے۔ کوئی تعظیم و تکریم کے لائق نہیں ہے، کوئی دکھ تکالیف، مصیبت اور مشکل کے وقت کام آنے کے لائق بجز اس ذات پاک وحدہ لاشریک یعنی اللہ تعالیٰ کے مسلم دوستو، بزرگو، بھائیو یہ ہے کلمہ کا معنی جس کی مخالفت کی وجہ سے قیامت کے دن حسرت، افسوس، ندامت، شرمندگی کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو تمام رسومات، بدعات اور شرک سے محفوظ فرمائے اور کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆